

آشا سرینیواسن

بین ثقافتی موسیقی کی پہچان

فرانسس سی اسیمیسی



پیشوا آشا سرینیواسن

آشا سرینیواسن تسلیم کرتی ہیں کہ دوسرے اثرات بھی ہو سکتے ہیں جو شاید اتنے زیادہ نمایاں نہ ہوں۔" میں ہندی فلموں کے گیت بہت سخی ہوں۔ حمل فلموں اور دوسری فلموں کے بھی ماہی لئے ہو سکتے ہیں کہ ان کے اثرات بھی ہوں۔

پائی مور میری لینڈ میں گاؤں میں اپنی نظر گر بجیٹ تعلیم کے دنوں میں ان کو پہلی بار کمپیوٹر میوزک کے کورس کا علم ہوا۔ انہیں یہ بات اچھی لگی کہ وہ اپنے طور پر اور فوراً آواز پیدا کرنے کی اہل ہو سکیں گی۔ "کمپیوٹر میوزک اور صوتی موتیقی کی دھنوں میں یہی فرق ہے۔ کمپیوٹر سے ترتیب دی گئی موتیقی کی دھن میں موسیقار اصل آواز سے کام لیتا ہے۔ آپ جہاں سخی چیزوں کو ایک خاص آواز کی تخلیق کیلئے استعمال کرتے ہیں اس وقت ایسا گیتا ہے جیسے کہ جسر سازی کر رہے ہوں۔

سرینیواسن اس وقت کالج پارک میں یونیورسٹی آف میری لینڈ سے میوزیکل آرٹس میں ڈاکٹریٹ کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ پائی راجدھانی پائی مور میں شہر کے اندر کے سکولی بچوں کو بنیادی موسیقی پڑھانے کے ایک پروگرام میں بھی حصہ لیتی ہیں۔ اس کے علاوہ اسی موسم گرما میں وہ "میوزک ٹکنالوجی کا تھریٹری کورس" بھی پڑھا سکیں گی۔ ان کا ایک اور بڑا منصوبہ ان کے ڈائریکشن کے لئے آرکسٹرا پروگرام ہے۔

فرانسس سی اسیمیسی کبلی فورنیا کے ایک پورٹل اندر لک ڈاٹ کام کے کالم نگار ہیں۔ اس مضمون پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کیلئے editorspan@state.gov پر لکھیں۔

بائیں سے: جوان ٹوبہ آشا سرینیواسن اور والف جیکسن، اسٹنٹنٹ والٹس پوسٹڈنٹ ہی ایم آس ایک سالٹو۔

سسارم" ان کے اپنے ہی لفظوں میں پرسکون محسوس ساخت اور سب ڈس ہانٹ کے پہلو پہ پہلو زندگی کی خوشیوں اور غموں کے تعلق اور بے شافی کے کراؤ کے درمیان کا سفر ہے۔

سرینیواسن کا کہنا ہے کہ وہ جتنی ہندوستانی ہیں اتنی ہی امریکی بھی ہیں۔ ان کی موتیقی کی تربیت پر لہجہ مغربی موتیقی کا ہے لیکن ان کے فنائی خیالات زیادہ ہندوستانی ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ بالکل بچپن سے بیان کے وجود کا

حصہ بنا رہا ہے۔ مگر میں ہندوستانی موتیقی سننے کی وجہ سے بھی ایسا ہوا۔ کام کے دیرانی کی معیار و قسم ہو جانے کی وجہ سے ان کے والدین کو ہندوستان واپس آنا پڑا تھا، اس لئے انہوں نے زندگی کے ابتدائی ماہ و سال ہندوستان میں گزارے۔ ان کے والد کے سابق آجر نے ان کو گھر سے نوکری پر بھال کر لیا تو وہ لوگ امریکہ واپس آ گئے۔

وہ کرناٹک کی موتیقی کو کس طرح کمپیوٹر سے تخلیق کر رہی دھنوں میں مدغم کرتی ہیں؟ ان کا کہنا ہے کہ یہ ان کی موتیقی کا صوتی حصہ ہے جس میں کرناٹک کے اثرات کافی مضبوط ہیں۔ خاص کر جہاں بائسری آتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ "عام طور پر میں لہجہ کے مصرعے گا کر موتیقی ترتیب دیتی ہوں اور یہ سمجھتی ہوں کہ کرناٹک موتیقی میں میری لہجہ و تربیت کا یہ بہت مضبوط اثر ہے۔

سنے پھول کھلاتی ہے۔ بچی چڑان کے دھڑکی تشخص کا بھی بڑے۔ انہوں نے بتایا کہ سواچی کیلئے انہیں تحریک کرناٹک کے راگ "شہناچو درانی" اور جرن مصنف جرن جس کی کلا کی تصنیف سدا تھا کیلئے ان کی ذاتی پسندیدگی سے ملی۔ "جب بھی اس کی تان سخی ہوں میرے اندر بہت گہرے دکھ کا احساس جاتا ہے۔ مجھے فلسفیانہ اعمال میں ایک گہرے دنیاوی درد دیا دیا ہی تھکان کا احساس ہوتا ہے۔ اس سے فوری طور پر ایک شہیا بھرتی ہے جیسے کہ سدا تھا ندی کنارے کھڑا پانی کی لہروں پر نظریں بھانے تم ہو جانے کی خواہش میں ڈوب رہا ہے۔

آشا سرینیواسن نے بتایا کہ انہوں نے ٹوس کی کتاب جس وقت پڑھی تھی وہ پائی اسکول کی طالبہ تھیں اور جب سے ہی اس کتاب کے کمر میں جتا ہیں۔" میں اپنی زندگی کے مختلف مراحل میں پلٹ پلٹ کر اس کتاب کی طرف آئی ہوں اور اسے لازماً پڑھا اور ہر بار اس کے اندر سے کچھ نئے نئے مفاد نکلتے ہیں۔"

آشا سرینیواسن کی اس سے قبل کی دھنوں میں بھی گونا گوں اثرات کے پھیلاؤ کی کارفرمائی نظر آتی ہے۔ "کالی جتھا" میں انہوں نے کرناٹک موتیقی سے دھن اور تصورات لئے اور انہیں ایک سادہ مگر خوش کن ساخت میں ڈھال دیا۔

کلا سکی کنارہ لوزیو میکا لیل اور کرناٹک ہے کہ اس تخلیق کو فوڈ اور فنکار دونوں حیثیتوں میں سرینیواسن کا استعارہ کہا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں بچپن، امریکہ میں بلوغت، پھول لفل کرناٹک کی دوکل موتیقی کی تدریس، بلور بالغ مغربی کلا سکی موتیقی کی تعلیم۔ دوسری طرف ان کی "فالٹک:

ہندوستانی امریکی خاتون موسیقار آشا سرینیواسن اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا رہی ہیں کہ امریکہ میں کلا سکی موسیقار کے طور پر کامیاب ہونے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے کہ فنکار یورپ کا ہو اور کئی صدی قبل اس دنیا سے کوئی نہ پکا ہو۔

آشا سرینیواسن کا جنم ٹوسن، اوہائیو میں ہوا اور انہوں نے ۹ سال کی عمر تک ہندوستان میں پرورش پائی۔ اب وہ ۲۷ سال کی ہیں۔ ان کی حالیہ تخلیقی کاوش نے انہیں امریکہ میں اعلیٰ نوجوان موسیقاروں کی صف میں پہنچا دیا ہے۔

انہوں نے اپنی موتیقی سے سلوارا ہوا لہجہ "پائی دی ریور نیئر سواچی" نیو یارک ٹی کے چلیسا آرٹ میوزیم میں ۲ جون کو "متاز خاتون: خاتون موسیقاروں کا جشن" موتیقی میلہ میں پہلی بار پیش کیا جسے کلیرینٹ، ایلین، اوہائیو اور نیو یارک پر لگایا گیا ہے۔ لہجہ آشا سرینیواسن نے دیگر ۲۷ نوجوان موسیقاروں کے درمیان ایک مقابلہ جیتنے کے بعد نیو یارک ٹی کے سینٹ لیوکس پیسیر ازمل کیلئے تخلیق کیا ہے۔ ازمل میں کئی تخلیق کار مل کر کام کرتے ہیں۔ ازمل کے رہائشی موسیقار اور اس موتیقی میلہ کے ناظم ۶۸ سالہ جوائن ٹاور نے کہا "ہم لوگوں نے ان کا لقب اس لئے کیا کہ میں لگا ان کے پاس ایک آواز ہے۔" انہوں نے مزید کہا "ان کی آواز میں کچھ زیادہ انفرادیت محسوس ہوئی" ٹاور نیو یارک کے بارڈ کالج میں موسیقی کے استاد ہیں۔

آشا سرینیواسن نے بتایا کہ ان کی موتیقی میں ان کے دوران کی جدوجہد ہے جو اوراک ڈاگھی کے تحت